

کرونا وبائی مرض: شرعی حدود میں ماہرین کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Corona Epidemic: Analytical Study of Expert Opinions in Shariah Limits

Majid Nawaz Malik

Department of Islamic Learning, Faculty of Islamic Studies, University of Karachi

Email: majidnawaz88@gmail.com

Dr. Muhammad Atif Aslam Rao

Assistant Professor, Department of Islamic Learning, Faculty of Islamic Studies,
University of Karachi

Email: dratifrao@uok.edu.pk

Received on: 10-04-2022

Accepted on: 12-05-2022

Abstract

The history of epidemic diseases is very old and the loss of millions of human lives due to these diseases is an indisputable fact. Islam is a religion, so Islam has given us complete guidance regarding the treatment and cure of diseases, diet and precautionary measures. The world is in turmoil, and if precautionary measures and expert opinions are put aside, there is a strong fear of further loss of human lives. It is very important to take precautions during epidemic diseases. The protection of human life is considered to be the most important duty in all the Shariah. In Islamic teachings, it is clearly forbidden to harm oneself and harm others. On the other hand, if we do not obey the commands that Islam has commanded us to obey and the manner in which they are commanded to be obeyed, then disobedience to Allah Almighty is obligatory and if we are told to do so. It is not acceptable to worship hut in any way. Also, if it is necessary to disobey the command of Allah Almighty in following the opinions of the experts, then these opinions are not valid. Because the acceptance of the opinions of experts depends on the submission of Islamic law. In the present situation, the importance of research on this subject is further enhanced in order to determine the status of expert opinions from a Shariah point of view. In the article under review, the status of the opinions of the experts has been clarified within the limits of Shariah.

Keywords: Corona epidemic, Shariah Limits, precautionary, Almighty**تمہید و تعارف:**

تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وبائی امراض کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ ان امراض سے لاکھوں انسانی جانوں کا ضیاع ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ چونکہ ہر مرض کا علاج ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "لکل داء دوا" ¹ ہر بیماری کی دوا ہے اور یہ بات مشاہدے سے ثابت ہے کہ پرہیز اور احتیاط دوا سے بہتر ہے۔ اس لیے ماہرین طب نے ان وبائی امراض کی روک تھام کیلئے کچھ احتیاطی تدابیر بیان کی ہیں، اگر ان احتیاطی تدابیر پر عمل کیا جائے تو وبائی مرض کے پھیلاؤ پر کافی حد تک قابو پایا جاسکتا ہے۔ دوسری طرف شریعت اسلامیہ نے ہمیں

عبادات و احکام کا پابند بنایا ہے، اگر ان عبادات کو بچانہ لایا جائے یا جس طرح شریعت اسلامیہ نے ہمیں عبادات بجالانے کا حکم دیا ہے اس طریقہ پر بچانہ لایا جائے تو وہ عبادات قابل قبول نہیں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی لازم آتی ہے۔ اسی لیے دین اسلام نے جہاں ہمیں احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہاں عبادات کا طریقہ بھی بتلایا ہے۔ تاکہ ہم بیماری میں مبتلا ہونے سے بھی محفوظ رہیں اور فرض الہی بھی صحیح اور کامل انداز میں سرانجام دے سکیں۔

موضوع کی ضرورت و اہمیت:

کرونا وائرس نے جس طرح پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ اگر اس وبائی مرض کے حوالے سے احتیاطی تدابیر کو پس پشت ڈال دیا جائے تو دنیا کے انسانیت کو مزید نقصان سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔ اس وبا کی روک تھام کیلئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ مگر دوسری طرف شریعت اسلامیہ کے احکامات سے روگردانی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو دعوت دینا ہے۔ مسبب الاسباب اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ بیماری اور شفاء اسی کی طرف سے ہے، اگر ہم احتیاطی تدابیر کو اختیار کرتے ہوئے شریعت اسلامیہ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیں تو ہماری یہ تمام احتیاطی تدابیر دھری کی دھری رہ جائیں گی اور غضب الہی کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لیے زیر نظر موضوع انتہائی اہمیت کا حامل ہے جس میں شریعت مطہرہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے ماہرین کی آراء کی حیثیت متعین کی جائے گی، تاکہ احتیاطی تدابیر اختیار کرتے ہوئے وبا پر قابو پایا جاسکے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی سے بچ سکیں۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

پاک و ہند کے منتخب جامعات کے تحقیقی مقالات کی فہرست تحقیقات اسلامیات، ڈاکٹر سعید الرحمن (عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان، طبع اول، ۲۰۱۷ء) کے علاوہ ہائر ایجوکیشن کمیشن، پاکستان کی آفیشل ویب سائٹ میں ممکن حد تک تلاش کرنے کے باوجود اس موضوع تحقیق پر کوئی تحقیقی کام معلوم نہیں ہو سکا۔ البتہ اس موضوع سے متعلقہ کچھ کتب و مقالات درج ذیل ہیں۔

سندی مقالات:

۱۔ متعدی امراض: اسلامی تعلیمات اور جدید تحقیقات کی روشنی میں مقالہ نگار محمد الیاس عزیز، ڈاکٹر شیر علی، تکمیل مقالہ ۲۰۱۵ء، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد۔

۲۔ متعدی اور مہلک امراض اور تنسیخ نکاح: اسلامی قوانین کی روشنی میں مقالہ نگار سید باچا آغا، ڈاکٹر عبد العلی اچکزئی، تکمیل مقالہ ۲۰۱۴ء، بلوچستان یونیورسٹی۔

کتب و رسائل:

۱۔ عزالدین فرج کی کتاب "الاسلام و الوقایۃ من الامراض" میں وبائی امراض کے حوالے سے احتیاطی تدابیر کا تذکرہ موجود ہے۔

۲۔ امانت علی قاسمی کا رسالہ "کرونا وائرس اسلامی ہدایات اور جدید مسائل" میں چند شرعی مسائل کا ذکر ہے۔

- ۳۔ مولانا احمد رضا خان کار سالہ "الحق المجتلی فی حکم المبتلی" میں بھی وبائی امراض کے حوالے سے رہنمائی موجود ہے۔
- ۴۔ انیس الرحمن ندوی کی کتاب "کورونا وائرس کے ظہور کی پیش گوئی احادیث نبوی کی روشنی میں" میں بھی شرعی راہ نمائی موجود ہے۔
- ۵۔ مفتی شبیر احمد عثمانی کی کتاب "عالمی وبا کورونا وائرس اور احکام و مسائل" میں حالیہ صورتحال سے متعلق چند شرعی مسائل کا تذکرہ موجود ہے۔

مقالات:

۱۔ ڈاکٹر محمد عاطف اسلم راؤ، "متعدی امراض سے متعلق متعارض روایات اور ان کے درمیان تطبیق"، اسلام آباد اسلامیکس، ۳، ۲، جون ۲۰۲۱ء۔

۲۔ ڈاکٹر سید باچا آغا، "تعدیہ امراض شرعی نقطہ نظر سے ہزارہ اسلامیکس، ج، ۶، شمارہ: ۱، جنوری تا جون، ۲۰۱۷۔

مذکورہ بالا عنوانات کا سرسری جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ وبائی امراض اور ان سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر پر کچھ نہ کچھ کام ہو چکا ہے مگر چوں کہ وبائی امراض کے حوالے سے اطباء کی ہدایات پر عمل کرنے کی صورت میں شرعی احکامات متاثر ہوتے ہیں لہذا "کرونا و بائی مرض کے حوالے سے شرعی حدود میں ماہرین کی آراء کی حیثیت (دلائل اور تجزیہ)" پر تحقیقی کام کی اشد ضرورت ہے۔

تحقیقی کے بنیادی سوالات:

اس سلسلہ میں چند سوالات جو انتہائی اہم ہیں درج ذیل ہیں:

1. بیماری میں تعدیہ کی حیثیت کیا ہے؟
2. کیا کورونا وائرس کے خطرہ کے پیش نظر مساجد کو بند کرنے کی اجازت ہے؟
3. کورونا وائرس کی حالیہ صورت حال کے پیش نظر گھر میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟
4. پانچ وقتہ نمازوں کی جماعت اور نماز جمعہ میں صرف مخصوص تعداد میں لوگوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دینا کیسا ہے؟
5. دوران نماز صفوں اور نمازیوں کے درمیان فاصلہ رکھنا کیسا ہے؟
6. کیا کورونا وائرس سے بچاؤ کیلئے دوران نماز ماسک کا استعمال کر سکتے ہیں؟
7. کیا کورونا وائرس سے متاثرہ شخص کو نماز جمعہ سے روکا جاسکتا ہے؟
8. مردوں کیلئے رمضان المبارک میں گھر میں اعتکاف کرنے کی کتنی گنجائش موجود ہے؟
9. کورونا وائرس کی وجہ سے غسل و تیمم کے بغیر میت پر نماز جنازہ پڑھنے کی کس قدر رخصت موجود ہے؟
10. میت کی تدفین کی بجائے میت کو جلانے کا کیا حکم ہے؟
11. نماز عید عید گاہ کی بجائے گھروں میں پڑھنے کی کتنی گنجائش موجود ہے؟

مقاصد تحقیق:

- اسلامی نقطہ نظر سے امراض کے متعدی ہونے کے حوالے سے معرفت حاصل کرنا۔
- کرونا وبائی مرض سے متعلق ماہرین کی آرا کا جائزہ لینا۔
- کرونا وبائی مرض کے حوالے سے فقہاء کی آراء کے بارے میں آگاہی حاصل کرنا۔
- شرعی احکام میں فقہاء اور طبیبی ماہرین کی آراء میں تطبیق و ترجیح دینا۔

منہج تحقیق:

- زیر نظر مقالہ کا اسلوب بیانیہ و تجزیاتی ہو گا نیز دوران تحقیق ریسرچ کے تمام اصولوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔
- اس تحقیق میں قرآن کریم، کتب تفسیر، کتب احادیث، شروحات اور دیگر متعلقہ کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔
- مقالہ کو مدلل بنانے کے لیے بنیادی ماخذ تک رسائی حاصل کرنے کی ممکن حد تک کوشش کی گئی ہے، اگر کسی مقام پر بنیادی ماخذ تک رسائی ممکن نہ ہو سکی تو وہاں ثانوی ماخذ سے ہی استفادہ کیا گیا ہے اور ان ماخذ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

مرض کا متعدی ہونا:

مرض کے متعدی ہونے اور نہ ہونے کے حوالے سے روایات میں بظاہر تعارض پایا جاتا ہے۔

مرض کے غیر متعدی ہونے کے حوالے سے روایات:

1- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ "إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «لا عدوى ولا صفر ولا هامة» فقال أعرابي: يا رسول الله، فما بال إبلي، تكون في الرمل كأنها الظباء، فيأتي البعير الأجرب فيدخل بينها فيجربها؟ فقال: «فمن أعدى الأول؟»" (2)

ترجمہ: امراض میں چھوت چھات (متعدی ہونا) صفر اور الو کی نحوست کی کوئی اصل نہیں، اس پر ایک اعرابی بولا کہ کہ یا رسول اللہ! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں، پھر ان میں ایک خارش والا اونٹ آ جاتا ہے اور ان میں گھس کر انہیں بھی خارش لگا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا: لیکن یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی تھی؟

2- حضرت جابر سے روایت ہے کہ "ان رسول الله ﷺ اخذ بيد مجذوم فوضعها معه في القصعة قال كل ثقة بالله و توكلوا عليه" (3)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک مجزوم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ ہی اس کو پیالے میں رکھا۔ اور فرمایا کہ اللہ پر اعتماد و بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔

مرض کے متعدی ہونے کے حوالے سے روایات:

1- حضرت عمر بن شریف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ "کان فی وفد ثقیف رجل مجذوما فارسل الیه النبی ﷺ انا قد بايعناک فارجع" (4)

ترجمہ: "ثقیف کے وفد میں ایک کوڑھی آدمی تھا جو شخص آپ ﷺ کے پاس بیعت کی خاطر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے تم سے بیعت کر لی ہے۔ تم واپس جاسکتے ہو۔"

2- ایک حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "فِرٌّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَازَكَ مِنَ الْأَسَدِ" (5)

ترجمہ: "جذام کے مریض سے اس طرح بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو۔"

متعارض روایات کے مابین تطبیق:

ان روایات سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ روایات کے درمیان تعارض ہے۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری متعدی ہوتی ہے جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی۔ علامہ نوویؒ ان روایات کے مابین تطبیق یوں بیان کرتے ہیں:

"وجه الجمع أن الامراض لا تعدى بطبعها و لكن جعل الله سبحانه و تعالى مخالطتها سببا للاعداد فنفي في الحديث الاول ما يعقده الجاهلية من العدوى بطبعها و ارشد في الثاني الى مجانبه ما يحصل عنده الضرر عادة بقضاء الله و قدره" (6)

ترجمہ: "اس میں تطبیق یہ ہے کہ بیماری اپنی طبیعت کے اعتبار سے تو متعدی نہیں ہوتی ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے بعض بیمار سے ملنے کو متعدی ہونے کا سبب بنایا ہے۔ پس جس حدیث میں تعدیہ کی نفی ہے اس میں درحقیقت جاہلیت کے تعدیہ والے عقیدے کی نفی مقصود ہے اور دوسری روایت میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بعض بیمار سے ملنے پر جو ضرر اور نقصان ہو سکتا ہے اس کی طرف رہنمائی کی گئی ہے"

زمانہ جاہلیت میں یہ عقیدہ رکھا جاتا تھا کہ بعض بیماریوں میں خود سے دوسروں کی طرف متعدی ہونے کی تاثیر پائی جاتی ہے، اور یہ بیماریاں خود بخود، اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر، ساتھ والے کو منتقل ہوتی ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے "لَا عَدْوَى" والی احادیث میں زمانہ جاہلیت کے اس باطل اور فاسد عقیدے کی تردید فرمائی ہے، جبکہ دوسری طرف جب اللہ تعالیٰ اس بیماری میں متعدی ہونے کی تاثیر پیدا فرماتا تو وہ دوسرے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ کی مشیت سے منتقل ہو جاتی ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے "فِرٌّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَازَكَ مِنَ الْأَسَدِ" (مجزوم سے اس طرح بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو) والی احادیث میں متعدی سمجھی جانے والی بیماریوں میں مبتلا لوگوں اور جانوروں سے احتیاط کرنے کا حکم دیتا کہ کسی کا اعتقاد خراب نہ ہو۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوئی بھی بیماری اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے بغیر متعدی نہیں ہوتی البتہ جب اللہ تعالیٰ اس میں متعدی ہونے کی تاثیر ڈال دے تو وہ دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ لہذا فی نفسہ کوئی بیماری متعدی نہیں، لیکن جب اللہ تعالیٰ اس میں تعدیہ کی تاثیر ڈال دے تو وہ دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔

شرعی حدود میں ماہرین کی آراء کی حیثیت:

ذیل میں ماہرین کی آراء کا شریعت مطہرہ کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا۔

1- کورونا وائرس کے خطرہ کے پیش نظر مساجد کو بند کرنا:

کورونا وائرس کے ممکنہ خطرے اور پھیلاؤ سے بچنے کیلئے مساجد کو بند کرنا شرعاً جائز نہیں۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ جتنی بھی وبایں آئی ہیں کبھی مساجد کو بند نہیں کیا گیا۔ طاعون (جو کورونا وائرس کی نسبت زیادہ خطرناک ہے) کے زمانہ میں بھی، باجماعت نماز، نماز جمعہ کو معطل نہیں کیا گیا اور مساجد بند نہیں کی گئیں۔ جب بازاروں کو بند نہیں کیا گیا تو مساجد کو بند کرنے کی کیوں اتنی سخت ضرورت پڑ گئی ہے؟ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ طرز عمل رہا ہے کہ جب بھی وبایں اور طاعون نے گھیرا تنگ کیا تو وہ دعا و استغفار کیلئے مساجد کا رخ کرتے تھے۔ کسی نے بھی ایسے حالات میں مساجد کو بند کرنے کا فتویٰ نہیں دیا۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ، فَادْعُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا۔" جب تم (خطرات و مصائب) یہ دیکھو تو اللہ کو پکارو، اس کی کبریائی بیان کرو، اور نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو۔

مساجد، بیوت اللہ اور شعائر اللہ ہیں، جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ذکر الہی سے آفات و مصائب دور ہوتے ہیں۔ مساجد کے دروازے بند کرنا اور مسجد میں نمازی حضرات کے آنے پر پابندی لگانا اس آیت "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ" ⁸ کے تحت داخل ہے۔

علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

"والمراد بمنع المساجد: منع من يأتي إليها للصلاة--- الخ" ⁹

ترجمہ: اور مراد مساجد سے روکنا: جو نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں آئے اس نماز پڑھنے سے روکنا ہے۔

روح المعانی میں ہے:

"وسعى في خرابها أى هدمها وتعطيلها" ¹⁰

ترجمہ: مساجد کو خراب کرنے کی کوشش کرنا ہے یعنی اسکو شہید کرنا اور مساجد کو بند کرنا ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے:

"السعى في تخریب المسجد قد يكون لوجهين: أحدهما: منع المصلين والمتعبدين من دخوله فيكون ذلك تخريباً والثاني: بالهدم والتخریب" ¹¹

ترجمہ: مسجد کو خراب کرنے کی کوشش کرنا دو طریقوں سے ہے: ایک نمازی حضرات اور عبادت گزاروں کو مسجد آنے سے روکنا اور دوسرا مسجد کو شہید کرنا اور تخریب کاری کرنا۔

خرائن العرفان میں ہے:

"جو شخص مسجد کو ذکر و نماز سے معطل کر دے وہ مسجد کا ویران کرنے والا اور بہت ظالم ہے۔" ¹²

مساجد کے دروازوں کو بند کرنا فقہائے کرام نے مکروہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: "ویکروہ أن یغلق باب المسجد؛ لأنه يشبه المنع من الصلاة، أي لأن الإغلاق شبه المنع فيكروه؛ لقوله تعالى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ" ¹³

ترجمہ: "مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے، اس لیے کہ یہ نماز سے روکنے کے مترادف ہے۔ اس لیے مسجد کا دروازہ بند کرنا مکروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے" اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو اللہ کی مسجد میں اس کا نام لینے سے روکے۔"

الحیط البرہانی میں بھی یہی لکھا ہے۔ ¹⁴

فقہائے کرامؒ فرماتے ہیں کہ اگر حاکم لوگوں کو نماز جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے روکے اور وہ نماز جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے پر قادر ہوں تو حاکم کے فیصلہ کو ترک کر کے نماز جمعہ اور باجماعت نماز قائم کریں چنانچہ علامہ لنخی لکھتے ہیں: "إذا منع الامام الناس من اقامتها وقدرروا علی اقامتها فعلوا" ¹⁵

جو حضرات (الصلاة فی الحال: نماز گھروں میں پڑھو) اس حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں کہ نماز گھروں میں پڑھنی چاہیے اور مساجد کو بند کر دینا چاہیے، ان حضرات کا استدلال درست نہیں۔ اس لیے کہ (الصلاة فی الحال: نماز گھروں میں پڑھو) مساجد بند کرنے کا تقاضا نہیں کرتا۔ اس سے تو گھروں میں نماز پڑھنے کی رخصت معلوم ہوتی ہے اور عزیمت کا راستہ یہی ہے کہ مسجد میں نماز پڑھی جائے چنانچہ علامہ ابن حجرؒ ایک اعتراض قائم کر کے اس کا جواب دیا ہے:

اعتراض: ایک طرف مؤذن کہے: حی علی الصلاة" اور دوسری طرف کہا جا رہا ہے "صلو فی الحال" اس کا کیا معنی ہے؟

آپؐ اس کے جواب میں لکھتے ہیں: "ویمکن الجمع بینہما ولا یلزم منه ما ذکر بأن یشکل معنی الصلاة فی الحال رخصة لمن أراد أن یتخرج ومعنی ہلموا الی الصلاة ندب لمن أراد أن یتکمل الفضيلة ولو تحمل المشقة ویؤید ذلک حدیث جابر عند مسلم قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فی سفر فمطرنا، فقال: لیصل من شاء منکم فی رحله" ¹⁶

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کورونا وائرس یا دیگر کسی وبائی مرض سے مساجد کو بند کرنا بالکل بھی روا نہیں بلکہ یہ مساجد کو ویران کرنا اور ذکر الہی کو معطل کرنا ہے۔ کورونا وائرس سے قبل بھی وبائیں آتی رہیں، رسول اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں بھی طاعون آیا، رسول اکرم ﷺ نے طاعون زدہ علاقہ میں جانے اور وہاں موجودہ لوگوں کو وہاں سے نکلنے سے منع فرمایا، بیمار کو تندرست سے دور رہنے کا حکم دیا، مگر مساجد کو بند کرنے اور باجماعت نمازوں کو ترک کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اگر خطرہ اور خوف کو بہانہ بنا کر مساجد کو بند کرنے کا سلسلہ چل پڑا تو آئندہ جب بھی ارباب اقتدار چاہیں گے تو داخلی اور خارجی خوف اور خطرہ کو جواز بنا کر مساجد کو بند کر دیں گے اور ذکر الہی معطل ہو جائے گا۔ لہذا کورونا وائرس کو بہانہ بنا کر مساجد کو بند کرنا درحقیقت شر کے دروازے کھولنا، احکام الہی کو معطل کرنا، ذکر الہی سے روکنا اور بدعت سیئہ ایجاد کرنا ہے۔

2- مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا اور گھر میں نماز پڑھنا:

مساجد کی تعمیر و آباد کاری ایمان اور شرف انسانی کا تقاضہ ہے۔ مسجدوں سے لوگوں کو روکنا علی العموم تخریب کاری ہے۔ اسی طرح بعض افراد یا بعض تعداد کی تخصیص کرنا بھی تخریب کاری ہے اور یہ سخت ظلم و زیادتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "لقد هممت ان آمر فتیٰ ان یجمعوا حزم الحطب ثم آمر بالصلوة فتقام ثم احرق علی اقوام لا یشہدون الصلاة" ¹⁷

ترجمہ: میں نے ارادہ کیا کہ اپنے جوانوں کو حکم دوں کہ وہ لکڑیاں جمع کریں پھر میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور جماعت شروع ہو جائے پھر جو لوگ مسجدوں میں جماعت کے ساتھ نماز کیلئے حاضر نہ ہوں ان کے گھروں کو جلا دوں۔

تمام بیماریاں اللہ کے حکم کے تابع ہیں۔ اس کی مشیت اور حکم کے بغیر کسی کے پاس نہیں جاتیں، بلکہ حکم الہی سے منتقل ہوتی ہیں۔ لہذا بیماری کو بہانہ بنا کر باجماعت نماز اور نماز جمعہ کو ترک کرنا بالکل بھی جائز نہیں۔ مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں، وہ رحمتوں، برکتوں، امن و سکون کی جگہیں ہیں۔ وہاں پر نماز ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے۔ مساجد میں نہ جانے اور جماعت ترک کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ مساجد میں نماز پڑھنے پر بیماریاں آجانے پر کوئی دلیل یا نص قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ اگر کسی کو شبہ یا شک ہے تو یقین کے مقابلہ میں شک و شبہ کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس سلسلہ میں طبی اور ڈاکٹری تحقیقات کا اعتبار تب ہوگا، جب شرع کے خلاف نہ ہو۔ اگر شرع کے خلاف ہوں تو ایسی آراء رد کردی جائیں گی۔

اس سلسلہ میں دو چیزیں قابل غور ہیں:

(الف): تندرست شخص کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا۔

تندرست شخص کو مسجد میں آنے سے روکنا شرعاً درست نہیں۔ مساجد میں عبادات وغیرہ سے منع کرنے کو بعض اہل علم نے "وسعی فی خرابھا" کے تحت داخل کیا ہے۔ چنانچہ فتح القدیر للشوکانی میں ہے:

"وَالْمُرَادُ بِالسَّعْيِ فِي خَرَابِهَا: هُوَ السَّعْيُ فِي هَدْمِهَا، وَرَفْعُ بُنْيَانِهَا، وَيَجُوزُ أَنْ يُرَادَ بِالْخَرَابِ: تَعْطِيلُهَا عَنِ الطَّاعَاتِ الَّتِي وَضِعَتْ لَهَا، فَيَكُونُ أَعْمَ مِنْ قَوْلِهِ: أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ فَيَشْمَلُ جَمِيعَ مَا يُنْعَى مِنَ الْأُمُورِ الَّتِي بُنِيَتْ لَهَا الْمَسَاجِدُ، كَتَعْلِيمِ الْعِلْمِ وَتَعْلِيمِهِ، وَالْفُعُودِ لِلْإِعْتِكَافِ، وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ" ¹⁸

تفسیر روح المعانی ¹⁹، تفسیر کبیر ²⁰، تفسیر قرطبی، احکام القرآن للحصاص سب میں یہی مذکور ہے۔

(ب) بیمار شخص کو مسجد سے روکنا:

شریعت اسلامیہ نے مسجد میں باجماعت نماز نہ پڑھنے کا ایک عذر یہ بیان کیا ہے کہ آدمی ایسی حالت میں ہو کہ جس سے انسانوں کو یا فرشتوں کو اذیت ہو، جیسے کسی شخص نے بدبودار چیز کھائی ہو تو ایسی حالت میں مسجد میں نہیں جانا چاہیے بلکہ بدبو کو دور کرنا لازم ہے۔ فقہائے کرام نے ایسے مریض کو بھی معذور شمار کیا ہے جس سے لوگوں کو طبعی طور پر کراہت و نفرت ہوتی ہو جیسے جذامی۔ لہذا کرونا وائرس میں مبتلا مریض کو

مسجد میں نماز پڑھنے سے معذور سمجھا جائے گا۔

فتاویٰ دارالعلوم میں ہے کہ جذامی سے جمعہ و جماعت ساقط اور معاف ہے اس وجہ سے کہ وہ مسجد میں نہ آوے پس جذامی کو چاہیے کہ وہ جماعت میں شریک نہ ہونا چاہیے اور جو لوگ جذامی شخص سے علیحدہ رہیں اور احتراز کریں اس پر کوئی ملامت نہیں ہے کہ جذامی سے بھاگنے اور بچنے کا حکم رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔²¹

ردالمحتار میں ہے:

"وَيَمْنَعُ مِنْهُ - الْمَسْجِدَ - وَكَذَا كُلَّ مَوْذٍ وَلَوْ بِلِسَانِهِ - وَكَذَا كُلَّ أَحَقِّ بَعْضِهِمْ بِذَلِكَ مِنْ بَفِيهِ بَخْرٌ أَوْ بِهِ جَرَحٌ لَهُ رَائِحَةٌ وَكَذَا كُلُّ

الْقَصَابِ وَالسَّمَاكِ وَالْمَجْدُومِ وَالْأَبْرَصِ أُولَى بِالْإِلْحَاقِ" (22)

"قَالَ الْقَاضِي قَالُوا وَيَمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَالْإِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ" (23)

اس سے معلوم ہوا کہ بیمار شخص جو ایسی بیماری یا ایسی حالت میں مبتلا ہو جو دوسروں کیلئے تکلیف دہ ہو تو ایسا شخص معذور ہے اور اسے مسجد آنے سے روک دیا جائے گا۔

مسلم شریف میں ہے:

"عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي ﷺ انا قد بايعناك فارجع" (24)

ترجمہ: "ثقیف کے وفد میں ایک کوڑھی آدمی تھا جو شخص آپ ﷺ کے پاس بیعت کی خاطر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے تم سے بیعت کر لی ہے۔ تم واپس جاسکتے ہو۔"

حضور ﷺ کے پاس وفد مسجد نبوی میں تشریف لاتے تھے اور مسجد میں حضرات صحابہ کا مجمع ہوتا تھا، کوڑھ والے سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور نماز وغیرہ میں اس کے پاس کھڑے ہونے کو موجب ایذاء سمجھتے ہیں، حضور ﷺ کا اس کو واپس بھیج دینا حضرات صحابہ کرام کو اس ایذاء کے پیش نظر تھا، بیماریوں کے تعدیہ کے نظریہ کے پیش نظر نہیں تھا، جیسا کہ حضرات فقہاء نے تصریح کی ہے کہ جس آدمی کے منہ اور بغل سے بو آتی ہو یا جس آدمی کو کوئی زخم ہو اور زخم سے بو آتی ہے، اسی طریقے سے مجذوم یا برص کے شکار لوگوں کو مسجد سے روکا جاسکتا ہے۔

۔ عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری میں موجود ہے:

"وَكَذَلِكَ أَحَقُّ بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَفِيهِ بَخْرٌ، أَوْ بِهِ جَرَحٌ لَهُ رَائِحَةٌ، وَكَذَلِكَ الْقَصَابُ وَالسَّمَاكِ وَالْمَجْدُومُ وَالْأَبْرَصُ أُولَى بِالْإِلْحَاقِ، وَصَرَحَ بِالْمَجْدُومِ ابْنُ بَطَالٍ، وَنَقَلَ عَنْ سَخْنُونٍ، لَا أَرَى الْجُمُعَةَ عَلَيْهِ، وَاحْتَجَّ بِالْحَدِيثِ. وَأَلْحَقَ بِالْحَدِيثِ: كُلُّ مَنْ آذَى النَّاسَ

بِلِسَانِهِ فِي الْمَسْجِدِ، وَبِهِ أَفْتَى ابْنُ عَمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، وَهُوَ أَصْلٌ فِي نَفِي كُلِّ مَا يَتَأَذَى بِهِ" (25)

اسی طرح جس شخص سے لوگوں کو ضرر عام لاحق ہوتا ہو اس کے مسجد آنے سے منع کرنے کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں، ملا علی القاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور علامہ نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے:

"فَضَرَرُهُ أَشَدُّ مِنْ ضَرَرِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ الَّذِي مَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخُولَ الْمَسْجِدِ لِقَلَّا يُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ وَمِنْ ضَرَرِ الْمَجْدُومِ الَّذِي مَنَعَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَالْعُلَمَاءُ بَعْدَهُ الْإِخْتِلَافَ بِالنَّاسِ" (26)

حاصل کلام یہ ہے کہ کرونا وائرس کے مریض کو مسجد میں نماز پڑھنے سے معذور سمجھا جائے گا۔ وہ گھر پر ہی نماز پڑھے۔ اگرچہ تندرست آدمی کیلئے ضروری ہے کہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرے، البتہ اگر نماز گھر میں پڑھی گئی تو نماز ادا ہو جائے گی۔

3۔ پانچ وقتہ نمازوں کی جماعت اور نماز جمعہ میں صرف مخصوص تعداد میں لوگوں کا جمع ہونا:

کرونا وائرس کے خوف کے پیش نظر لوگوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا اور صرف پانچ لوگوں کو نماز پڑھنے کی اجازت دینا گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن و سنت اور فقہ اسلامی کی رو سے لوگوں کو مسجد میں جانے سے روکنا ناجائز اور باطل ہے اور "وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ" کے تحت آتا ہے۔

نماز جمعہ کیلئے ایک شرط "افن عام" ہے۔ اگر نماز جمعہ کیلئے مسجد کے دروازے بند کر دیے گئے یا باقی افراد کو مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے سے روک دیا گیا تو کسی کی بھی نماز جمعہ ادا نہیں ہوگی۔ چنانچہ ردالمحتار میں ہے: "والاذن العام وهو أن تفتح أبواب الجامع، يؤذن للناس حتى لو جمعت جماعة في الجامع وأغلقوا الأبواب وجمعوا لم يجز، وكذا السلطان إذا أراد أن يصلي بحشمه في داره فان فتح الباب وأذن للناس اذنا عامًا جازت صلاته شهدتها العامة أو لا، وإن لم يفتح أبواب الدار وأغلق الأبواب وأجلس البوابين ليمنعوا عن الدخول لم تجز، لأن اشتراط السلطان للتحرز عن تفويتها على الناس وذا لا يحصل إلا بالاذن العام" (27)

اسی طرح البدائع والسنائع (28) اور فتاوی عالمگیری (29) میں ہے۔

4۔ صفوں کے درمیان فاصلہ رکھنا:

کرونا وائرس کے ممکنہ خطرہ کی وجہ سے دوران نماز صفوں کے درمیان چھ فٹ کا فاصلہ رکھنا چونکہ شرعی نصوص کے خلاف ہے، اس لیے ایسے اصولوں کا شرعاً کچھ اعتبار نہیں۔ نماز کی صفوں کے حوالے سے شرعی اصول یہ ہے کہ نماز کی صفیں اس طرح بنائی جائیں جس طرح ملائکہ عبادات میں صف بندی کرتے ہیں۔ (30) نبی اکرم ﷺ نے امت کو تعلیم دی ہے کہ تم جب نماز کیلئے کھڑے ہو تو کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہو اور درمیان صف میں ذرا بھی فاصلہ نہ رکھو۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "أقيموا الصفوف، وحاذوا بين المناكب، وسدوا الخلل، ولينوا بأيدي إخوانكم ولا تذروا فُرُجَاتَ للشيطان، ومن وصل صفًا وصله الله، ومن قطع صفًا قطعه الله" (31)

صفوں کو سیدھا کرو، اور کندھوں کو برابر کرو، اور خالی جگہ کو پُر کرو، اور شیطان کیلئے صفوں میں جگہ نہ چھوڑو، جس نے صف کو ملا یا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ساتھ ملائے گا اور جس نے صفوں کے درمیان فاصلہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے آپ سے جدا کر دیگا۔ ایک حدیث شریف میں ہے: "سوا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلاة" (32)

ترجمہ: صفوں کو سیدھا کرو، بے شک صفوں کو سیدھا کرنا نماز قائم کرنے سے ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا: اُقیموا صفوفکم - ثلاثاً - والله لتقیمن صفوفکم أو لیخالفن الله بین قلوبکم³³

ترجمہ: صفوں کو سیدھا کرو، تین مرتبہ فرمایا، اللہ کی قسم! تم صفوں کو سیدھا کرو گے یا اللہ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دے گا۔
صفوں کو سیدھا کرنا اور ملانا واجب ہے۔ شریعت اسلامیہ نے صفوں کو متصل رکھنے کا حکم دیا ہے۔ علامہ محمد بن صالح العثمین لکھتے ہیں: القول الراجح فی هذه المسئلة وجوب تسوية الصف و أن الجماعة اذا لم یسوّوا الصف فهم اثمون³⁴ اگر دو نمازیوں کے درمیان فاصلہ ہو تو اسے پُر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:

بہر حال اگر صفوں کے درمیان فاصلہ رکھ کر نماز پڑھی جائے تو نماز ادا ہو جائے گی۔ الأشباه والنظائر میں ابن نجیم لکھتے ہیں:

"فَنَاءُ الْمَسْجِدِ كَالْمَسْجِدِ فَيَصِحُّ الْاِقْتِدَاءُ وَإِنْ لَمْ تَتَّصِلِ الصُّفُوفُ." (35)

علامہ شامی نے واضح کیا ہے کہ اقتداء کے صحیح ہونے کے لیے مسجد یا فناء مسجد میں اتصال صفوف ضروری نہیں ہے بلکہ امام کے احوال کا علم ہونا یہ کافی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"وبه علم أن الاقتداء من صحن الخانقاه الشیخونية بالامام فی المحراب صحیح و ان لم تتصل الصفوف لأن الصحن فناء المسجد و كذا اقتداء من بالخلاوی السفلیة صحیح لان ابوابها فی فناء المسجد" (36)

فتاویٰ دارالعلوم میں ایک سوال ہے کہ ایک یاد و صف چھوڑ کر کچھ لوگ پیچھے کھڑے ہو گئے تو ان کی نماز ہوگی یا نہیں؟ اس کے جواب میں حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب نے لکھا ہے کہ نماز ہو گئی مگر یہ خلاف سنت ہے صفوف کو متصل کرنا چاہیے اور فرجہ درمیان نہ چھوڑنا چاہیے۔ (37)

5۔ کورونا وائرس سے بچاؤ کیلئے ماسک کا استعمال کرنا:

طبی ماہرین نے نمازی حضرات کیلئے دوران نماز ماسک استعمال کرنے کی تجویز دی ہے۔ فقہائے کرام نے عام حالات میں بلا عذر منہ اور ناک ڈھانپ کر نماز پڑھنے کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے۔ البتہ کسی عذر کی بناء پر چہرے کو ڈھانپ کر نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ چنانچہ در مختار مع رد المحتار میں ہے: "یکره استعمال الصمّاء و الاعتجار والتلثم و التنخم وکل عمل قليل بلا عذر؛ کتعرض لقملة الاذی، الخ (قولہ والتلثم) وهو تغطية الأنف والفم فی الصلاة لأنه يشبه فعل المجوس حال عبادتهم التیران زیلعی، ونقل عن أبي السعد أنّها تحریمية"³⁸

فتاویٰ ہندیہ³⁹ اور بدائع الصنائع⁴⁰ میں اسی طرح ہے۔

لہذا کورونا وائرس سے بچاؤ کیلئے اگر کوئی ماسک کا استعمال کرتا ہے تو ایسی صورت میں اس کی نماز بغیر کراہت کے ادا ہو جائے گی۔

6۔ متاثرہ شخص کو نماز جمعہ سے روکنا کیسا ہے؟

جس شخص میں مذکورہ وائرس کی تشخیص ہو چکی ہو ایسے افراد کو مسجد سے روکنادرست ہے، کیونکہ یہ لوگوں کے لئے تکلیف، اذیت اور نفرت کا باعث بنے گا۔ لیکن کیا ایسا شخص جمعہ کے لئے آسکتا ہے یا نہیں؟ اس بارے میں ”عمدة القاری“ میں امام سخون کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ میرے خیال میں ایسے شخص پر جمعہ واجب نہیں:

"وَنَقْلُ عَنْ سَخُونٍ، لَا أَرَى الْجُمُعَةَ عَلَيْهِ" (41)

البتہ امام نوویؒ نے یہ فرمایا ہے کہ ایسے شخص کو مسجد سے اور لوگوں کے ساتھ میل جول سے روکا جاسکتا ہے۔

"قَالَ الْقَاضِي قَالُوا وَيُتَمَنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَالْإِخْتِلَاطِ بِالنَّاسِ" (42)

البتہ لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ چنانچہ فرمایا:-

"وَلَا يَمْنَعُونَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مَعَ النَّاسِ وَيُتَمَنَعُونَ مِنْ غَيْرِهَا" (43)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کرونا وائرس کے مریض شخص سے نماز جمعہ کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے اس لیے کہ ایسا شخص کالوگوں کی ایذا کا سبب بننا یقینی ہے۔ البتہ اگر وہ نماز جمعہ میں شرکت کرنا چاہے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا۔

گھر میں اعتکاف کا حکم:

اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے، اگر اہل محلہ سے ایک شخص بھی سنت اعتکاف ادا کرے تو باقی سب بری الذمہ ہو جائیں گے، اور اگر اہل محلہ میں سے کسی نے بھی اعتکاف نہیں کیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ چنانچہ رد المحتار میں ہے: "قوله: "سنة كفاية": نظيرها إقامة التراويح بالجماعة، فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقي، فلم يأثموا بالمواظبة على الترك بلا عذر، ولو كان سنة عين لأثموا بترك السنة المؤكدة إثمًا دون إثم ترك الواجب كما مر بيانه في كتاب الطهارة" (44)

اعتکاف مسجد میں بیٹھنا ضروری ہے۔ خواہ جامع مسجد ہو یا غیر جامع مسجد۔ ماہرین کی رائے یہ ہے کہ اعتکاف مسجد کی بجائے گھر میں بیٹھنا چاہیے۔ یہ رائے شرعاً درست نہیں۔ چنانچہ کتاب الأصل میں ہے: "و بلغنا عن حذيفة أنه قال: لا اعتكاف إلا في مسجد جماعة" (45) فتاویٰ ہندیہ میں ہے: "وأما شروطه فمنها: ... مسجد الجماعة، فيصح في كل مسجد له أذان وإقامة هو الصحيح كذا في الخلاصة" (46)

البدائع الصنائع میں ہے: "وهذه العبادة -عبادة الاعتكاف- لا تؤدى إلا في المسجد" (47)

عبدالرحمن احمد صابر علی لکھتے ہیں:

"أن الاعتكاف عبادة ملازمة للمسجد، وأنها لا تتحقق بالاعتكاف في مساجد البيوت" (48)

ترجمہ: بے شک اعتکاف ایسی عبادت ہے جو مسجد کو لازم ہے، گھروں میں اعتکاف کرنے سے یہ عبادت ثابت نہیں ہوتی۔

مزید لکھتے ہیں:

"أفاد البحث أن مقتضى الفروع الفقهية أن الفقهاء لا يرخصون في الاعتكاف في مسجد البيت، ولو لانغلاق المساجد" (49)

ترجمہ: اس بحث سے یہ معلوم ہوا کہ فقہی فروعات کا مقتضی یہ ہے کہ فقہائے کرام مسجد بیت میں اعتکاف کی رخصت نہیں دیتے، اگر مساجد بند ہی کیوں نہ ہوں۔

غسل کے بغیر نماز جنازہ درست نہیں:

میت کو غسل دینا، کفن پہنانا، نماز جنازہ پڑھنا اور تدفین کرنا فرض کفایہ ہے۔ اگر اہل محلہ میں سے چند اشخاص نے یا کسی ایک شخص نے ان تمام چیزوں کو ادا کیا تو تمام محلہ والوں کی طرف سے یہ کافی ہے۔ چنانچہ حاشیہ الطحاوی علی مراتب الفلاح میں ہے: "وغسله فرض کفایہ بالاجماع کالصلاة علیہ وتجهیزه ودفنه حتی لو اجتمع أهل بلدة علی ترک ذلک قوتلوا، بحر وغیر" 50

در مختار میں ہے: "(والصلاة علیہ) صفتها (فرض کفایہ) بالاجماع فیکفر منکرها؛ لأنه أنکر الاجماع، قنیه (کدفنه) وغسله وتجهیزه فاخا فرض کفایہ" 51

کرونا وائرس کی حالیہ صورتحال میں اگر مسلمان ڈاکٹر حضرات کسی میت کے کورونا وائرس کے پازیٹو ہونے کی تصدیق کریں، اور یہ کہ غسل دینے یا تیمم کرانے سے میت کے کورونا جراثیم غسل دینے یا تیمم کرانے والوں میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ ایسے میں وہ (غسل دینے والے) پورے احتیاط کے ساتھ مانع جراثیم کپڑے پہن کر غسل دے سکتے ہیں، یا اتنی دور سے میت کے پورے جسم پر کسی پائپ یا اس جیسی چیز کی مدد سے پانی ڈال یا ہاسکتے ہیں⁵² کہ جس سے غسل دیتے ہوئے غاسل پانی کی چھینٹوں سے محفوظ رہے، اور میت کا سارا بدن پانی سے اچھے طریقے سے تر ہو جائے۔ اپنی ہتھیلیوں پر پلاسٹک وغیرہ کے دستانے پہن لے، ایسی احتیاطی تدابیر کے ساتھ وہ میت کو غسل دے سکتے ہیں۔

اگر میت کو اسپتال سے ہی کپڑوں یا پلاسٹک تھیلی وغیرہ میں لپیٹ کر باہر لایا گیا ہو، اور اسپتال میں غسل دینے والا عملہ موجود ہو اور انہوں نے کہا ہو کہ ہم نے اس کو غسل دے دیا ہے تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ اگر میت کو غسل دینے بغیر ہی جراثیم کے عدم پھیلاؤ کے کپڑوں (پلاسٹک وغیرہ) میں اچھی طرح سے لپیٹ کر لایا گیا ہو تو میت کے رشتہ دار پورے احتیاط کے ساتھ میت کو غسل دے کر اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ اس سے میت کے تمام حقوق ادا ہوں گے، اگر کسی وجہ سے غسل دینا ممکن نہ ہو تو تھوڑے دور سے میت پر پانی بہا دیا جائے۔

میت کی تدفین:

اسلام میں میت کو دفنانا فرض کفایہ ہے، کورونا وائرس سے وفات پانے والے لوگوں کو نہ دفنانا شرعاً درست نہیں، ایسی کوئی طبی دلیل موجود نہیں جو کورونا وائرس سے متاثر ہو کر وفات پائے ہوئے لوگوں کی بواء آس پاس میں رہنے والوں میں پھیل جاتی ہے۔ لہذا اگر احتیاطی تدابیر کے ساتھ موتی کو دفنانے کا انتظام کیا جائے تو کوئی بیماری دوسروں میں نہیں پھیلے گی۔

شریعت مطہرہ نے کسی مرض کے پھیلنے کے خوف سے یا کسی اور وجہ سے میت کو جلانا حرام قرار دیا ہے، کسی بھی حالت میں اسلام موتی کے اجسام کو جلانے کی اجازت نہیں دیتا، میت کو جلانا اس کی توہین ہے، آگ کا عذاب دینے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ لہذا دنیا میں کسی کو بھی جلانا درست و جائز نہیں، خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک سریہ کا امیر بنایا

میں اس سر یہ میں نکلا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر فلاں کافر کو پانا تو اسے آگ میں جلا دینا، جب میں پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ ﷺ نے مجھے پکارا، میں لوٹا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ان وجدتم فلانا فاقتلوه ولا تحرقوه فانه لا يعذب بالنار الا رب النار" اگر اس کو پانا تو مار ڈالنا، جلانا نہیں، کیونکہ آگ کا عذاب صرف آگ کے رب کو سزاوار ہے۔⁵³

دفنانامیت کا حق ہے اور اس کو پورا کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگر اس مرض یا کسی اور مرض میں فوت ہونے والے کو نہ دفنایا گیا اور وہ مسلمان جن کو معلوم تھا تمام کے تمام گناہ گار ہوں گے۔

نماز جنازہ کی ادائیگی:

کرونا وائرس سے فوت ہونے والے کا نماز جنازہ اسی طرح ادا کیا جائے گا، جس طرح کسی دوسری بیماری سے فوت ہونے والے کا نماز جنازہ ادا کیا جاتا ہے، لہذا کرونا وائرس سے فوت ہونے والے کا نماز جنازہ دوسری بیماریوں سے فوت ہونے والوں کے جنازہ کی طرح فرض کفایہ ہے۔ تاریخ اسلام میں کبھی بھی بیماری کی وجہ سے نماز جنازہ کی ادائیگی سے غفلت نہیں برتی گئی۔ طاعون، کورونا وائرس سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اس لیے کہ طاعون سے موت کا واقع ہونا متحقق ہے جبکہ کورونا وائرس سے موت کا واقع ہونا بنسبت طاعون کے بہت کم ہے۔ اس کے باوجود بھی لوگ نماز جنازہ میں شرکت کرتے رہے۔

حضرت عمرو بن مہاجر روایت کرتے ہیں کہ "صلبت مع وائلة بن الأسقع رضى الله عنه على ستين جنازة من الطاعون، رجال ونساء، فكبّر أربع تكبيرات، وسلم تسليمة" ⁵⁴

اگر حکومت کی طرف سے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کے لیے ایک مخصوص تعداد مقرر کی جائے تو اس صورت میں حکومت کی بتائی ہوئی تعداد کا لحاظ رکھا جائے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ نماز جنازہ کی ادائیگی کسی صورت بھی ساقط نہیں ہوگی۔

نماز عید گھروں میں ادا کرنا:

نماز عید کیلئے وہی شرائط ہیں جو نماز جمعہ کیلئے ہیں۔ چنانچہ در مختار میں ہے: "(تجب صلاتهما) في الأصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطهما) المتقدمة (سوى الخطبة) فافها سنة بعدها" ⁵⁵ نماز عید کھلے میدان میں ادا کرنی چاہیے، چنانچہ عمدة القاری میں ہے: "وفيه البروز الى المصلی والخروج اليه، ولا يصلی في المسجد الا عن ضرورة، وروی ابن زياد عن مالك قال: السنة الخروج الى الجبانة" ⁵⁶

کرونا وائرس کی وجہ سے کسی میدان، پلاٹ، کھلی جگہوں میں نماز عید پڑھی جاسکتی ہے، لیکن اس صورت میں یہ خیال رکھیں کہ کسی کو بھی نماز پڑھنے سے نہ روکا جائے تاکہ اذن عام کا تحقق ہو سکے۔ اس لیے کہ عید کی نماز میں اصل مطلوب مسلمانوں کا اجتماع ہے، کیونکہ نیک لوگوں کا جس قدر مجمع ہوگا اتنا ہی دعا کی قبولیت میں مؤثر ہوگا۔

البتہ اگر نماز عید گھروں میں پڑھی جائے اور گھر کے دروازے کھلا رکھیں جائیں اور کسی کو نماز میں شریک ہونے سے روکا نہ جائے تاکہ اذن عام پایا جائے تو نماز عید پڑھنا درست ہے، البتہ کھلے میدان میں نماز عید پڑھنا بہتر ہے اس لیے کہ نماز عید سے مطلوب مسلمانوں کا اجتماع ہے۔
کرونا وائرس سے بچاؤ کیلئے مصافحہ کرنے کا حکم:

مصافحہ کرنا سنت ہے۔ اگر کسی وبا سے بچاؤ کیلئے مسلم ماہرین و ڈاکٹرز حضرات احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا کہیں تو ایسی تدابیر اختیار کرنا درست ہے اور احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ اگر کسی علاقے میں وبا پھیل جائے اور وہاں کے ماہرین مصافحہ اور معافہ سے اجتناب کا مشورہ دیں تو ایسی صورت میں ہاتھ نہ ملانا اور گلے نہ ملنا اور فقط زبانی سلام پر اکتفا کرنا درست ہوگا۔ البتہ جس علاقے میں وبانہ ہو اور لوگ تندرست ہوں تو وہ مصافحہ اور معافہ کریں تاکہ سنت پر عمل جاری رہے۔

نتائج بحث:

زیر نظر مقالہ تحقیق کے نتائج درج ذیل ہیں:

1. زمانہ جاہلیت میں یہ عقیدہ رکھا جاتا تھا کہ بعض بیماریوں میں خود سے دوسروں کی طرف متعدی ہونے کی تاثیر پائی جاتی ہے۔ اسلام نے اس نظریہ کو رد کر دیا ہے۔ بیماری بذات خود متعدی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور مشیت سے دوسروں میں منتقل ہوتی ہے۔
2. وبائی امراض کے پیش نظر مساجد کو بند کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عہد نبوی اور عہد خلفائے راشدین اور مابعد کے ادوار میں جتنی بھی وبائیں آئیں کبھی مساجد کو بند نہیں کیا گیا بلکہ مساجد کی طرف رجوع کیا گیا۔
3. تندرست شخص کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکنا درست نہیں، البتہ بیمار شخص کو مسجد آنے سے روکا جاسکتا ہے۔ تندرست آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا خلاف سنت ہے البتہ گھر میں نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جائے گی۔
4. نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ کیلئے مخصوص افراد کو مسجد میں آنے کی اجازت دینا اور دیگر افراد کو روکنا ناجائز اور گناہ ہے۔
5. صفوں کے درمیان فاصلہ رکھنا شرعی نصوص کے خلاف ہے، البتہ نماز ادا ہو جائے گی۔
6. کرونا وائرس کے پیش نظر ماسک پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے۔
7. سنت اعتکاف کیلئے مردوں کا مسجد میں اعتکاف کرنا شرط ہے، اگر گھر میں اعتکاف کیا تو شرعی اعتکاف ادا نہیں ہوگا۔
8. میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر ماہر مسلمان ڈاکٹر کہیں کہ غسل دینے سے میت کے کورونا جراثیم غسل دینے والوں میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ تو ایسے میں پورے احتیاط کے ساتھ مانع جراثیم کپڑے پہن کر غسل دے سکتے ہیں، یا اتنی دور سے میت کے پورے جسم پر کسی پائپ یا اس جیسی چیز کی مدد سے پانی بہا سکتے ہیں کہ جس سے غسل دیتے ہوئے غاسل پانی کی چھینٹوں سے محفوظ رہے، اور میت کا سارا بدن پانی سے اچھے طریقے سے تر ہو جائے۔
9. اسلام میں میت کو دفنانا اور نماز جنازہ پڑھنا فرض کفایہ ہے۔ میت کو جلانا سخت حرام ہے۔
10. نماز عید کیلئے اذن عام شرط ہے۔ اگر گھر میں نماز پڑھی جائے تو گھروں کے دروازے کھلے ہونے چاہیے تاکہ اذن عام پایا جائے۔

حوالہ جات

- 1 مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، (دار احیاء التراث العربی، بیروت)، کتاب السلام، 39، باب 26، حدیث 2204، ج: 4، ص: 1729۔
- 2 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (دار طوق النجاة، بیروت، ط 1، 1422ھ) حدیث نمبر: 5717۔
- 3 تبریزی، محمد بن عبد اللہ خطیب، مشکوٰۃ المصابیح، (المکتب الاسلامی، بیروت، ط 3، 1985ء)، حدیث نمبر: 4581۔
- 4 مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب السلام، ج: 4، ص: 1752، حدیث نمبر: 2231۔
- 5 محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الطب، باب الجذام، حدیث نمبر: 5707۔
- 6 بیہقی بن شرف النووی، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، (مؤسسۃ قرطبہ، ط 2، 1414ھ) ج: 1، ص: 35۔
- 7 محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الکسوف، باب الصدقۃ فی الکسوف، ج: 1، ص: 354، حدیث نمبر: 997۔
- 8 سورۃ البقرہ، 114:02
- 9 سیوطی، محمد بن عبد الواحد، المعروف بابن الہمام حنفی، فتح القدیر، (دار الکتب العلمیہ)، ج: 1، ص: 135۔
- 10 الالوسی، محمود، شہاب الدین، روح المعانی، (دار احیاء التراث العربی 2008ء)، ج: 1، ص: 362۔
- 11 رازی، فخر الدین، تفسیر کبیر، (دار الفکر، بیروت) ج: 4، ص: 12۔
- 12 نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان، زیر آیت، ص،
- 13 العینی، محمود بن احمد، بدر الدین، الہنایہ شرح الہدایہ، (دار الکتب العلمیہ، 2012ء)، ج: 2، ص: 40۔
- 14 محمود بن احمد البخاری الحنفی، الحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، (دار الکتب العلمیہ، ط 1، س: 2004ء)، ج: 5، ص: 318۔
- 15 شیخ ڈاکٹر حاکم مطری، الاسلام و نقض الجاہلیۃ الغربیہ، ص: 165۔
- 16 عسقلانی، احمد بن علی، ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری، (مکتبہ السلفیہ، ط 1، س: 2015ء)، ج: 2، ص: 113۔
- 17 ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن، (دار الغرب الاسلامی، ط 1، س: 1996ء)، ج: 1، ص: 52۔
- 18 شوکانی، محمد بن علی، فتح القدیر، (دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب - دمشق، بیروت، ط 1-1414ھ)، ج: 1، ص: 153۔
- 19 الالوسی، محمود، شہاب الدین، روح المعانی، (دار احیاء التراث العربی 2008ء)، ج: 1، ص: 362۔
- 20 رازی، فخر الدین، تفسیر کبیر، (دار الفکر، بیروت) ج: 4، ص،
- 21 عثمانی، عزیز الرحمن، فتاویٰ دارالعلوم، (دار الاشاعت، کراچی سن)، ج: 3، ص: 70۔
- 22 شامی، ابن عابدین، سید محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، رد المحتار علی الدر المختار، (عالم الکتب 2003ء)، ج: 1، ص: 661۔
- 23 نووی، بیہقی بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم (مکتبہ مؤسسہ قرطبہ، ط 2، س: 1994ء)، ج: 14، ص: 228۔
- 24 مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، ج: 4، ص: 1752۔
- 25 عینی، بدر الدین، محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، (دار احیاء التراث العربی - بیروت سن)، ج: 6، ص: 146۔
- 26 نووی، بیہقی بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم، ج: 14، ص: 173۔
- 27 شامی، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار، ج: 2، ص: 152۔
- 28 کاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، (دار الکتب العلمیہ، ط 2، سن 2003ء)، ج: 2، ص: 213۔

- 29 شیخ نظام، الفتاویٰ الہندیہ (دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۱ھ)، ج: ۱، ص: ۱۴۸
- 30 مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، حدیث نمبر: ۴۳۰
- 31 سجستانی، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب الصلاة، باب تسویۃ الصفوف، (مکتبہ رحمانیہ س ن)، ج: ۱، ص: ۱۹۷، حدیث نمبر: ۶۶۶
- 32 محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الأذان، باب اقامۃ الصف من تمام الصلاة، حدیث نمبر: 723
- 33 سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب تسویۃ الصفوف، حدیث نمبر: ۶۶۲
- 34 محمد بن صالح العثیمین، الشرح الممتع علی زاد المستقبح (دار ابن الجوزی، ط: ۱، س: ۲۰۰۲ء)، ج: ۴، ص: ۱۱
- 35 مصری، ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الاشباہ والنظائر، (دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، الطبعة: الأولى، 1419ھ)، ج: 1، ص: 140-
- 36 شامی، ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار، (دار الفکر - بیروت، ط: 2، 1412ھ)، ج: 1، ص: 585-
- 37 عثمانی، عزیز الرحمن، فتاویٰ دار العلوم، (دار الاشاعت، کراچی س ن)، ج: 3، ص: 135-
- 38 حصکفی، محمد علاء الدین، در مختار مع رد المحتار (دار الکتب العلمیہ)، ج: ۱، ص: ۶۵۲
- 39 شیخ نظام، الفتاویٰ الہندیہ (دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۲۱ھ)، ج: ۱، ص: ۱۰۷
- 40 کاسانی، ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (دار الکتب العلمیہ، ط: ۲، س: ۲۰۰۳ء)، ج: ۲، ص: ۷۸
- 41 محمود بن أحمد، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، ج: 6، ص: 146-
- 42 یحییٰ بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج: 14، ص: 228-
- 43 ن - م، ج: 14، ص: 228-
- 44 شامی، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار، (دار الفکر - بیروت، ط: 2، 1412ھ)، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ج: ۳، ص: ۴۳۱، ۴۳۰
- 45 شیبانی، محمد بن حسن، کتاب الأصل، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، (وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية، قطر، ط: اول ۲۰۱۲ء)، ج: ۲، ص: ۱۸۳
- 46 شیخ نظام، الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصوم، الباب السابع فی الاعتکاف، (ط: المطبعة الکبریٰ الامیریة، بولاق، مصر)، ج: ۱، ص: ۲۱۱
- 47 کاسانی، ابوبکر بن مسعود، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع (دار الکتب العلمیہ، ط: ۲، س: ۲۰۰۳ء)، کتاب الاعتکاف، فصل فی شرائط صحیۃ، ج: ۳، ص: ۶
- 48 عبدالرحمن صابر علی، حکم الاعتکاف فی مساجد البیوت، مجلۃ الجمعۃ الفقہیۃ السعودیۃ، العدد الحادی والخمسون، الجزء الثالث (الجمعۃ الفقہیۃ السعودیۃ ۲۰۲۰ء)، ص: ۲۰۸
- 49 ایضاً
- 50 طحطاوی، احمد بن محمد بن اسماعیل، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، باب احکام الجنائز، (دار الکتب العلمیہ، ط: ۱، س: ۱۹۹۷ء)، ص: ۵۶۷
- 51 حصکفی، محمد علاء الدین، در مختار مع رد المحتار (دار الکتب العلمیہ)، ج: ۲، ص: ۲۰۷
- 52 شرنبلالی، حسن بن عمار علی، مراقی الفلاح مع نور الایضاح، (مکتبۃ المدینہ، کراچی، پاکستان، ط: ۱، س: ۲۰۱۱ء)، ص: ۲۲۴
- 53 القزوی، ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، کتاب الجہاد، باب: فی کراهیۃ حرق العدو بالنار (دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ)، ج: ۳، ص: ۵۴، حدیث نمبر: ۲۶۷۳
- 54 شیخ ڈاکٹر حاکم المطیری، الاسلام و نقض الجاہلیۃ الغربیۃ و باکور و ناموذ جا، ص: ۱۷۶
- 55 حصکفی، محمد علاء الدین، در مختار مع رد المحتار (دار الکتب العلمیہ)، ج: ۲، ص: ۱۶۶
- 56 عینی، بدر الدین، محمود بن أحمد، عمدة القاری شرح صحیح البخاری، (دار احیاء التراث العربی - بیروت س ن)، کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی، ج: ۴، ص: ۲۸۱

References

1. Muslim bin Hajjaj al-Qashiri, Sahih Muslim, (Dar-i-Ahya al-Tarath al-Arabi, Beirut), Kitab al-Salam 39, chapter 26, Hadith 2204, vol. 4, p. 1729.

2. Al-Bukhaari, Muhammad ibn Isma'il, al-Jami al-Sahih, Dar-ul-Tuq al-Naja'ah, Beirut, vol. 1, 1422AH, Hadith No. 5717.
3. Tabrizi, Muhammad bin Abdullah Khatib, Mushaqqat al-Masabeeh, al-Maktab al-Islami, Beirut, vol. 3, 1985, Hadith No. 4581.
4. Muslim ibn al-Hajjaj, Al-Jami al-Sahih, Kitab al-Salam, vol. 4, p. 1752, Hadith No. 2231.
5. Muhammad bin Isma'il al-Bukhari, Al-Jami al-Sahih, Kitab al-Tabeeb, Bab al-Jazham, Hadith No. 5707.
6. Yahya b. Sharaf al-Nawawi, al-Minhaj Sharh Sahih Muslim b. al-Hajjaj, (Mu'assat Al-Cordoba, 2,1414AH), vol. 1, p. 35.
7. Muhammad ibn Isma'il al-Bukhari, Al-Jami al-Sahih, Kitab al-Qasuf, Bab al-Sadaqah fi al-Qasuf, vol. 1, p. 354, Hadith No. 997
8. Surah Al-Baqara, 114:02
9. Sevasi, Muhammad ibn 'Abd al-Wahid, known as Babin al-Hamam Al-Hanafi, Fath al-Qadeer, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, vol. 1, p. 135.
10. Al-Alusi, Mahmud, Shahabuddin, Ruh al-Ma'ani, (Dar-i-Ahya al-Tarath al-Arabi, vol. 1, p. 362)
11. Razi, Fakhr-ud-Din, Tafsir Kabir, (Dar-ul-Fikr, Beirut), vol. 4, p. 12
12. Nayeem-ud-Din Muradabadi, Khazain al-Irfan
13. Al-Aini, Mahmud bin Ahmad, Badr al-Din, al-Banaya Sharh al-Hudaiyyah, (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, 2012), vol. 2, p. 470
14. Mahmud bin Ahmad al-Bukhari al-Hanafi, al-Muhit al-Burhani fi al-Fiqh al-Nomani, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, vol. 5, p. 318.
15. Shaykh Dr. Hakim Al-Mutari, Al-Islam wa Naqad al-Jahiliyyah al-Ghariba, p. 165
16. Asqalani, Ahmad b. 'Ali, Ibn Hajar, Fath al-Bari Sharh Sahih al-Bukhari, (Maktaba al-Salfia, t. 1, p. 2015), vol. 2, p. 113.
17. Tirmidhi, Muhammad bin Isa, al-Sunan, (Dar-ul-Gharb al-Islami, t. 1, p. 1996), vol. 1, p. 52.
18. Shukani, Muhammad b. 'Ali, Fath al-Qadeer, (Dar ibn Kathir, Dar al-Kalm al-Ta'ib - Damascus, Beirut, vol. 1, p. 153).
19. Al-Alusi, Mahmud, Shahabuddin, Ruh al-Ma'ani, (Dar-i-Ahya al-Tarath al-Arabi, vol. 1, p. 362)
20. Razi, Fakhr-ud-Din, Tafsir Kabir, (Dar-ul-Fikr, Beirut), vol. 4, p. 4.
21. Usmani, Aziz-ur-Rehman, Fataawa Darul Uloom, Vol. 3, p. 70.
22. Shami, Ibn Abidin, Sayyid Muhammad Amin bin Umar bin Abdul Aziz, Radd al-Muhtar Ali al-Dar al-Mukhtar, Vol. 1, p. 661
23. Al-Nawawi, Yahya b. Sharaf, al-Minhaj Sharh Saheeh Muslim (Maktaba Mu'assa Cordoba, vol. 14, p. 228).
24. Muslim ibn Hajjaj, al-Jami al-Sahih, vol. 4, p. 1752.
25. Aini, Badr al-Din, Mahmud ibn Ahmad, Ummat al-Qari Sharh Saheeh al-Bukhaari, (Dar-i-Ihya al-Tarath, Beirut, vol. 6, p. 146).
26. Al-Nawawi, Yahya ibn Sharaf, al-Minhaj Sharh Saheeh Muslim, vol. 14, p. 173.
27. Shami, Muhammad Amin b. 'Umar, Radd al-Muhtar ali al-Dar al-Mukhtar, vol. 2, p. 152
28. Qasani, Abu Bakr ibn Mas'ud, Bada'i wa'l-Sana'i fi Qadar al-Shar'i (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, vol. 2, p. 213).
29. Shaykh Nizam, Al-Fataawa al-Hindiya (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1421 AH), vol. 1, p. 148
30. Muslim ibn al-Hajjaj, Al-Jami al-Sahih, Hadith No. 430
31. Sajistani, Suleiman ibn Ash'ath, al-Sunan, Kitab al-Salaah, Bab Taswiyah al-Safuf, vol. 1, p. 197, Hadith No. 666
32. Muhammad ibn Isma'il, Al-Jami al-Sahih, Kitab al-Azan, Bab Iqama al-Saf min Saam al-Salaah, Hadith No. 723
33. Sunan Abi Dawud, Kitab al-Salaah, Bab Taswiyah al-Safuf, Hadith No. 662
34. Muhammad bin Salih al-Othaimen, al-Sharh al-Mumta'i 'Alizad al-Mustangah (Dar ibn al-Jawzi, *Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization*, Vol. III, No. 2 (April - June 2022))

- t.1, p.2002), vol. 4, p. 11.
35. Al-Misri, Ibn Nazeem, Zayn al-Din ibn Ibrahim, al-Ashbah wa'l-Naja'ir, (Dar al-Katab al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, al-Tabata: al-Awli, 1419 AH), vol. 1, p. 140.
 36. Shami, Ibn Abidin, Muhammad Amin ibn 'Umar, Radd al-Muhtar ala al-Dar al-Mukhtar, (Dar al-Fikr-Beirut, vol. 2, 1412 AH), vol. 1, p. 585.
 37. Usmani, Aziz-ur-Rehman, Fataawa Darul Uloom, (Dar-ul-Pasat, Karachi, vol. 3, p. 135).
 38. Haskafi, Muhammad Ala-ud-Din, Dar-ul-Mukhtar with Radd al-Muhtar (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah), vol. 1, p. 652
 39. Shaykh Nizam, Al-Fataawa al-Hindiya (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1421 AH), vol. 1, p. 107
 40. Qasani, Abu Bakr ibn Mas'ud, Bada'i wa'l-Sana'i fi Qadar al-Shar'i (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, t. 2, 2003), vol. 2, p. 78.
 41. Mahmud ibn Ahmad, Ummat al-Qari Sharh Saheeh al-Bukhaari, vol. 6, p. 146.
 42. Yahya ibn Sharaf , Al-Minhaj Sharh Saheeh Muslim ibn al-Hajjaj, vol. 14, p. 228.
 43. N. M, vol. 14, p. 228.
 44. Shami, Muhammad Amin ibn 'Umar, Radd al-Muhtar ala al-Dar al-Mukhtar, (Dar al-Fikr-Beirut, vol. 2, 1412 AH), Kitab al-Soom, Bab al-Itikaf, vol. 3, p. 430, 431.
 45. Shaybani, Muhammad bin Hasan, Kitab al-Asl, Kitab al-Soom, Bab al-Itikaf, (Wazarat al-Awqaaf wa'l-Shu'un al-Islamiyyah, Qatr, Vol. 2, p. 183).
 46. Shaykh Nizam, Al-Fataawa al-Hindiya, Kitab al-Soom, al-Bab al-Sa'ba fi al-Itikaf, (Al-Mutabah al-Kubri al-Amiriyyah, Bolaq, Egypt), vol. 1, p. 211.
 47. Qasani, Abu Bakr bin Mas'ud, Bada'i wa'l-Sana'i fi Qadar al-Shara'i (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, vol. 2, p. 2003).
 48. Abdul Rahman Sabir Ali, Hukum al-Itikaf fi Masjid al-Baywat, Majalat al-Jamiat al-Fiqhiyyah al-Saudia, al-Adi al-Hadi wa'l-Khamsun, al-Jaz al-Thalth (al-Jamiat al-Fiqhiyyah al-Saudia, 2020), p. 208
 49. Ibid.
 50. Tahtawi, Ahmad bin Muhammad bin Isma'il, Hashiyat al-Tahtawi Ali Maraqqi al-Falah Sharh Noor al-Idhaah, Bab Ahkam al-Janaiz, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, p. 567
 51. Haskafi, Muhammad Alauddin, Dar-ul-Mukhtar with Radd al-Muhtar (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah), vol. 2, p. 207
 52. Sharanbalali, Hasan bin Ammar Ali, Maraqqi al-Falah with Noor al-Idhaah, Maktabat al-Madinah, Karachi, Pakistan, p. 224
 53. Al-Qazvini, Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid, al-Sunan, Kitab al-Jihad, Bab: Fi Karahiyah Haraq al-Adu Balnar (Dar-ul-Fikr, Beirut, 1415 AH), vol. 3, p. 54, Hadith No. 2673
 54. Shaykh Dr. Hakim al-Mutairi, Al-Islam Wanqad al-Jahiliyyah al-Ghariba, Corona Namoza, p. 176
 55. Haskafi, Muhammad Alauddin, Dar-ul-Mukhtar with Radd al-Muhtar (Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah), vol. 2, p. 166
 56. Aini, Badr al-Din, Mahmud ibn Ahmad, Ummat al-Qari Sharh Saheeh al-Bukhaari, (Dar-i-Ihya al-Tarath, Beirut, Kitab al-Iddin, Bab al-Khuroj al-Mussul, vol. 4, p. 281)